(کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل)

سوالات وجوابات

اصول الدعوۃ والارشاد

کاوش؛ مدرس: علامہ

نیاز رضا عطاری ہدایت علی مدنی

جامعۃ المدینہ فیضان احمد رضا

(نارتھ کراچی)

سوال 1 :- علم الدعوۃ کی تعریف بیان کریں ۔؟

جواب :- علم دعوت وہ علم جس میں دین اسلام کی طرف بلانے , بھلائی کرنے پر ابھارنے اور برائی سے بچنے , اچھائی کا حکم دینے , برائی سے منع کرنے , فضائل سے محبت اور برے اخلاق سے نفرت پیدا کرنے , حق کی اتباع اور باطل سے دوری اختیار کرنے کے طرز عمل , آداب طریقوں اور اسلوب و مناھج کی پہچان ہو۔

سوال 2 :- علم الدعوۃ کا موضوع ، غرض بیان کریں نیز ارکان دعوت کتنے اور کونسے ہیں ۔ ؟

جواب :- علم الدعوۃ کا موضوع :- مکلّف (انسان ہوں یا جن) اس حیثیت سے کہ انہیں دعوت دی جائے , مسلمان (مرد ہوں یا عورت) اس حیثیت سے کہ وہ دعوت دینے والا ہے اور وہ دین اس حیثیت سے کہ اس کی دعوت دی جائے ۔

علم الدعوۃ کی غرض :- انفرادی و اجتماعی زندگی کو اسلامی نظام کے مطابق ڈھالنا اور دنیا وآخرت کی سعادت سے بہرہ مند ہونا ۔

علم الدعوۃ کے ارکان :- علم الدعوۃ کے چار ارکان ہیں ۔
1:- دعوت 2:- داعی و مبلغ 3:- مدعو 4 :- مدعو الیہ۔

سوال 3 :- اصول الدعوۃ میں پہلا باب اور فصل اول کس بیان میں ہے نیز یہ بتائیں کہ دعوت کا مادہ اشتقاق اور اسکے مختلف معانی بیان کریں ۔ ؟

جواب :- پہلا باب علم دعوت کے ارکان میں ہے اور پہلی فصل دعوت دین / نیکی کی دعوت کے بارے میں ہے --

الدعوۃ کا مادہ اشتقاق " د ع و" ہے یعنی یہ لفظ ثلاثی مجر معتل اللام ہے۔ اسکے مختلف مادے اور معانی ہیں .
الدعوۃ :- کسی معاملے پر لوگوں کو جمع کرنے کے لیئے انہیں پکارنا اور اس کام کو پورا کرنے پر ابھارنا۔
الدعوی :- دعوی کرنے کے معنی میں بطور اسم استعمال ہوتا ہے۔
الداعیۃ :- سبب کے معنی میں آتا ہے ۔ نیز اس شخص کے لیئے یہ لفظ بھی بولا جاتا ہے ۔جو کسی دین یا فکر کی طرف بلائے ۔
الدعایۃ :- کسی نقطہ نظر کی طرف دی جانے والی والی دعوت : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بادشاہوں کو لکھے جانے والے خطوط میں اس طرح کے الفاظ پائے جاتے ہیں : ادعو بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یعنی میں تمھیں دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں اسلام قبول کرلو سلامت رہوگے۔

سوال 4 :- دعوت کا اصطلاحی معنی بیان کریں اور اسکے پانچ اہداف بیان کریں ۔ ؟

جواب :- دعوت کا اصطلاحی معنی :- اللہ پاک اور شریعت محمدیہ پر ایمان لانے اور دین اسلام کو مضبوطی سے تھامنے پر لوگوں کو بھارنا اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والا معاشرہ تعمیر کرنا دعوت دین یا نیکی کی دعوت کہلاتا ہے۔

دوسری تعریف :- لوگوں تک اسلام اور کی تعلیمات پہنچانا انہیں زندگی میں نافذ کروانا دعوت کہلاتا ہے۔

سوال 5 :- نیکی کی دعوت کے کتنے اور کون کونسے اہداف ہیں ۔ ؟

جواب :- نیکی کی دعوت کے پانچ اہداف ہیں ؛-
1 : حق کو اجاگر کرنا اور احکامات الٰہیہ کو صاف صاف پہنچا دینا ۔
2 : روئے زمین پر اللہ پاک کے دین کو نافذ کرنا ۔
3 : لوگوں کی اصلاح کرنا اور انکا تزکیہ نفس کرنا ۔
4 : بندگان خدا کو انکی پیدائش کا مقصد سمجھانا ۔
5 : لوگوں کے دلوں میں نیکی کی محبت اور برائی کی نفرت پیدا کرکے معاشرے میں ہم آہنگی قائم کرنا

سوال 6 :- اصول الدعوۃ باب اول میں دوسری فصل کس بیان میں ہے نیز داعی کی تعریف اور اقسام بیان کریں ۔ ؟

جواب :- دوسری فصل علم الدعوۃ کا دوسرا رکن "داعی و مبلغ" ہے۔
داعی و مبلغ کی تعریف :- وہ صاحب ایمان شخص ہے جو اپنی عقل کو بروئے کار لاتے ہوئے دین اسلام کی دعوت دے اور اس کے محاسن و تعلیمات کی طرف راہ نمائی کرے۔

داعی و مبلغ کی اقسام :
بنیادی طور پر داعی و مبلغ یہ افراد ہوتے ہیں ۔
1 :- انبیائے کرام : یہ حضرات قدسیہ معجزات , دلائل اور ضرورت پڑنے پر کفار کی سرکشی کو ختم کرنے کے لیے تلواروں کے ذریعے تبلیغ فرماتے ہیں۔
2 :- علمائے کرام :- یہ عقلی و نقلی دلائل کے ذریعے دعوت الی اللہ کا فریضہ سر انجام دیتے ہیں۔
3:- امرا و حکمران :- یہ کفار کی سرکشی کو ختم کرنے کے لیئے تلواروں کے ذریعے کفار سے جہاد کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ کے دین میں داخل ہو کر کی اس کے فرمانبرادار بن جائیں ۔
4: مؤذن کی دعوت نماز کی طرف ۔

سوال 7 :- مدعو کی کتنی اقسام ہیں ۔ ؟
جواب :- ابتداءً مدعو کی 2 قسمیں ہیں
1 ۔- موافقین 2 -- مخالفین
پھر موافقین کی چار اقسام ہیں ۔
1 ۔ سابقین 2 ۔ متبعین 2 ۔ ضعفاء 4 ۔ منافقین
اسی طرح مخالفین کی تین اقسام ہیں
1 ۔ معاندین 2 ۔ منتظرین 2 ۔ غافلین

سوال 8 :- موافقین کی تعریف ، سابقین کی تعریف انکے اوصاف اور انکی تربیت کے انداز بیان کریں ۔ ؟

جواب :- موافقین : نیکی کی دعوت کو قبول کرنے والے مختلف مزاجوں کے مالک ہوتے ہیں ، کوئی جلدی قبول کرتا ہے تو کوئی دیر سے بہر حال نیکی کی دعوت کو قبول کرنے والے کسی بھی درجے پر ہوں انہیں موافقین کہا جاتا ہے ۔

سابقین :- وہ سلیم الفطرت لوگ جو کشمکش کا شکار ہوئے بغیر دعوت حق کے بلند ہوتے اسے قبول کرلیں ۔

سابقین کے اوصاف :-
1 : بے جا ملامت کرنے والوں کا خوف نہیں کرتے ۔
2 : جس چیز کو عقل و شعور کے مطابق پاتے ہیں قبول کرلیتے ہیں ۔
3 : حمایت حق کے لیے چاک و چوبند رہتے ہیں ۔
4 : باتیں کرنے کے بجائے عملی خدمات کو ترجیح دیتے ہیں ۔

سوال 9 :- متبعین کی تعریف بیان کریں ۔ ؟
جواب :- وہ لوگ جو قوۃ فیصلہ کی کمی کے تحت مبلغ کا ساتھ دینے میں ہچکچاہٹ کا شکار ہوں لیکن سابقین کی اتباع میں دعوت حق کو قبول کرلیں ۔

سوال 10 :- متبعین کے اوصاف بیان کریں ؟
جواب :- 1- انکے دلوں میں کسی قسم کے ملال یا نفاق جیسی کوئی چیز نہیں ہوتی ۔
2 - معاشرتی مجبوریوں کی وجہ سے دوسروں کا اثر ضرور قبول کرتے ہیں کیونکہ ان کے اندر معاشرے سے لڑ کر بدلنے کی ہمت نہیں ہوتی ۔
3 - راہ حق پر اپنے ادارے اور حمیت کے تقاضوں کی وجہ سے گامزن ہوتے ہیں لہٰذا کسی بھی مشکل وقت میں انکے قدم ڈگمگاتے نہیں ۔

سوال 11 ؛- منافقین کی تعریف بیان کریں ؟
جواب ؛- وہ شریر النفس لوگ جو دل میں داعی حق کے لئے بغض رکھتے ہیں ور زبان سے میٹھی میٹھی باتیں کرکے موافقت کا اظہار کرتے ہیں ۔

سوال 12 ؛- منافقین کے اوصاف بیان کریں ؟
جواب ؛- 1 .. بعض اوقات وقتی فائدے کے لئے دعوت حق کو بول کر لیتے ہیں لیکن مشکلات کے وقت راہ فرار نہ ملنے پر اپنی جھوٹی شرم چھپانے کے لئے مبلغ کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں ۔
2 .. بعض اوقات اس قسم کے لوگ آتے ہی شرارت کے لئے ہیں اور مدعوین کے درمیان غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں -
3 .. یہ لوگ عملی اعتبار سے بلکل خالی ہوتے ہیں اور اپنا بھرم رکھنے کے لئے میٹھی باتیں کرتے ہیں -

سوال 13 ؛- مخالفین کی اقسام بیان کریں ؟
جواب ؛- مخالفین کی تین قسمیں ہیں1- معاندین -2- منتظرین -3- غافلین ۔

سوال 14 ؛- معاندین کی تعریف بیان کریں ؟
جواب ؛- وہ لوگ جو نیکی کی دعوت کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اثرات کو جان لیتے ہیں اور کسی نہ کسی محرک کی وجہ سے مبلغ کے مقابل آجاتے ہیں -

سوال 15 ؛- معاندین کے اوصاف بیان کریں ؟
جواب ؛- معاندین کی پہچان شروع میں ہی ہوجاتی ہے لیکن انکے انکار کے اسباب مختلف ہوتے ہیں جس میں تین بلکل بنیادی ہیں 1 .. حمیت 2 .. حسد و تکبر 3 .. مفاد پرستی -

سوال 16 ؛- منتظرین کون ہوتے ہیں ؟
جواب ؛- وہ لوگ جنہیں دعوتِ دین کے حق اور سچ ہونے کا کچھ نہ کچھ پتا ہو ، لیکن قوۃ فیصلہ کی کمی کی وجہ سے نہ اسکو قبول کریں اور نہ معاندین کی طرح مخالفت کریں بلکہ حق و باطل کی جنگ ختم ہونے تک انتظار کریں جو جیت جائیں انکے ساتھ بیٹھ جائیں -

سوال 17 ؛- منتظرین کے اوصاف بیان کریں ؟
1 .. خود کو مستقبل پر چھوڑ دیتے ہیں یہ سوچ کر کہ جو جیت جائیں ان کے ساتھ کھڑے ہو جائیں -
2 .. مجموعی طور پر انکی حالت گروہ مخالفین کی مثل ہوتی ہے جیسے موافقین کے گروہ میں منافقین کی ۔
3 .. باطل کا ساتھ اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک کہ اس پر رہنا مشکل ہو جائے -

سوال 18 :- غافلین کون لوگ ہوتے ہیں ؟
جواب :- وہ لوگ جو اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور تلاش معاش کے لئے سرگرم ہوں لیکن مذھبی و سیاسی معاملات کو پس پشت ڈال کر خواب غفلت میں سوئے رہتے ہوں -

سوال 19 :- غافلین کے اوصاف تحریر کریں ؟
جواب :- 1- یہ طبقہ جذبات واحساس سے بھرا ہوتا ہے لیکن معاشی ذمہ داریوں کی وجہ سے اس طبقے کو اپنا کردار ادا کرنے کا موقع نہیں ملتا۔
-2- ان میں بعض لوگ بہت ہی با اخلاق و باکردار ہوتے ہیں اور بعض تو ملنا جلنا دور سلام و دعا کرنا بھی گوارہ نہیں کرتے -
-3- یہ کوگ خود کو پابندیوں میں لانا پسند نہیں کرتے بلکہ زندگی سے بھرپور لطف لینا چاہتے ہیں -
-4- ان میں اکثر اپنے آباء کے نقش قدم پر ہوتے ہیں -

فائدہ :- سابقین کے اوصاف خمسہ
سابقین کی تربیت کے چار مدنی پھول
متبعین کے اوصاف ثلاثہ
متبعین کی تربیت کے 3 مدنی پھول
ضعفا کے اوصاف ثلاثہ
ضعفا کی تربیت کے چار مدنی پھول
منافقین کے اوصاف ثلاثہ
منافقین کی تربیت کے 3 مدنی پھول

سوال 20 :- علم الدعوۃ میں چوتھی فصل کس بیان میں ہے نیز عناصر مذاہب کتنے ہیں۔ ؟

جواب :- چوتھی فصل مدعو الیہ (اسلام) کے بارے میں ہے ، کسی بھی مذہب کی بنیاد تین عناصر پر ہوتی ہے۔
1 .. نظام عقائد 2 .. نظام عبادت 3 .. نظام اخلاق

سوال 21 :- نظام عقائد میں کتنے عنوان ہیں۔ ؟

جواب :- نظام عقائد میں تین عنوان بیان ہوئے ہیں۔
1 .. عقیدہ توحید 2 .. عقیدہ نبوت و رسالت 3 .. عقیدہ آخرت

سوال 22 :- عقیدہ توحید کتنی شقوں پر مشتمل ہے۔؟
جواب :- عقیدہ توحید در اصل دو شقوں پر مشتمل ہے 1 .. وجود الھی (وجود صانع) 2 .. وحدانیت -

سوال 23 :- وجود صانع سے کیا مراد ہے وجود صانع پر دلیلیں بیان کریں۔ ؟

جواب :- وجود صانع : کوئی ایسی ہستی موجود ہے جس نے زمین و آسمان اور ان کے مابین ہر چیز کو پیدا فرمایا کوئی چیز ہنگامی نہیں البتہ وہ ہستی خود مستقل بالذات اور واجب الوجود ہے -
وجود صانع پر 5 دلائل :- 1 .. فطرت 2 .. عقل 3 .. عدد 4 .. وجود شئ 5 .. وقت -

1 -- فطرت : صانع عالم کا وجود کسی دلیل کا محتاج نہیں بلکہ وجو تسلیم نہ کرنا فطرت سلیمہ اور قانون عالم کے خلاف ہے اسی وجہ سے دنیا کی اربوں کی آبادی میں چند ہزار لوگوں کے علاوہ کوئی صانع عالم کے وجود کا انکار نہیں کرتا ، اسی فطرت کی طرف قرآن پاک میں رہنمائی موجود ہے
(آیۃ ؛ (فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا)

2 -- عقل ؛- بعض اوقات کثرت ظہور بھی خفائے ذات کا سبب بن جاتا ہے جیسے آفتاب نصف روز / دھوپ کی موجودگی / بند کمرے میں سورج کی تپش وغیرہ یہ سب چیزیں واضح ہیں اسی طرح صانع عالم کا وجود بھی اجل البدیہات میں سے ہے -
خالق کائنات نے اپنے اثر کو اپنے وجود کی دلیل بنا کر پیش کیا
-1- آیۃ (ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل ، الخ
-2- آیۃ (سنریہم آیاتنا فی الآفاق)

3 -- عدد ؛- ہر کثرت کی اکائی ضرور ہوتی ہے جس پر کثرت کا اختتام ہو اس اکائی تک پہنچنے کے بعد صانع عالم کو تسلیم کرنا آسان ہو جائے گا -
مثلا - انسانوں کی اکائی حضرت آدم علیہ السلام ہیں تو سوال ہوتا ہے انہیں کس نے بنایا ، تو یقینا جواب آئے گا ، صانع عالم ، کیونکہ اس سے پہلے کوئی انسان نہیں تھا - اس حقیقت کو قرآن میں بیان کیا - آیۃ (یا ایہاالناس اتقوا ربکم الذی خلقکم الخ)

4- وجود شیئ ؛- کسی بھی چیز کا پہلے موجود نہ ہونا بعد میں وجود پانا اس بات کی دلیل ہے کہ کسی نہ کسی نے اس کو عدم سے وجود بخشا -
اور یہ بات عقل کو صانع کی تصدیق کے بغیر سکون نہیں پا سکتی -

- 5 - وقت ؛- کسی بھی شیئ کا پہلے نہ ہونا اور بعد میں اسکا کسی مخصوص وقت و لمحے میں وجود پانا اس بات پر دال ہے کہ کسی صاحب قدرت نے جب تک عدم چاہا عدم رہا اور جب وجود چاہا تو عدم ختم ہو گیا ، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے سمجھنے سے بندہ سرکشی سے بچ سکتا ہے -

(شق ثانی) وحدانیت ؛-
صانع عالم کا ایک ہونا ، شرک سے پاک ہونا اور کسی کا اس کے ہم مثل نہ ہونا وحدانیت کہلاتا ہے -
: وحدانیت پر دلائل :
-1 - دلیل تمانع - 2 - نظام کائنات -
1: دلیل تمانع ؛ دو خالق ماننے کی صورت میں ایک کے ارادے کا دوسرے کے ارادے میں رکاوٹ بننے سے استدلال کرنا ۔
قاعدہ : یہ ہے کہ تعدد صانع محال کو مستلزم ہے اور مستلزم بالمحال خود محال ہوتا ہے اسی طرح قرآن کریم میں ہے : - آیۃ اول - لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا -- آیۃ ثانی : قل ھو اللہ احد --

سوال 24 :- عقیدہ رسالت و نبوت کی اہمیت کیا ہے نیز حقیقت نبوت و ضرورت نبوت بیان کریں ۔ ؟

جواب :- عقیدہ رسالت و نبوۃ ؛-
اسلامی عقائد میں عقیدہ نبوۃ و رسالت کی وہی اہمیت ہے جو ذی روح کی زندگی میں پانی کی -

حقیقت نبوۃ ؛- نبی وہ صاحب عظمت انسان جسے اللہ پاک نے احکام کی تبلیغ کے لئیے مخلوق کی طرف بھیجا اور بذریعہ وحی انہیں احکام سپرد فرمائے - اگر وہ صاحب شریعت یا کتاب ہوں تو وہ رسول بھی ہونگے -

ضرورت نبوۃ ؛- انسان اپنی عقل اور فطرت سلیمہ کے درست استعمال سے صانع عالم پر ایمان لے بھی آئے تو اسکی ذات و صفات کی معرفت ، نفس عبادت یا کیفیت عبادت جاننے کے لئے انبیاء کرام کا محتاج رہے گا ، اسی بنیاد پر اللہ پاک نے رسولوں کو بھیجا تاکہ کسی کافر کے پاس کوئی عذر نہ رہے چنانچہ قرآن کریم میں ہے ۔
- 1 آیۃ ؛ لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل -۔الخ
- 2 - آیۃ : ولو انا اھلکنھم بعذاب من قبلہ -۔ الخ

سوال 25 :- انبیاء کرام کی 46 خصوصیات میں سے 20 بیان کریں ۔ ؟

جواب :- انبیاء کرام کی خصوصیات -- 46 میں سے 20 مندرجہ ذیل ہیں -

1- اللہ پاک سے بلا واسطہ کلام کرنا -
2- فرشتہ کو دیکھ کر کلام کرنا
3- قوی حافظہ ہونا
4- اجتھادی مسائل میں خطاء سے محفوظ ہونا
5- کامل عقل والا ہونا
6- تیز نگاہ ہونا
7- مضبوط جسامت ہونا
8- آسمانوں کی طرف عروج کرنا
9- پس پشت دیکھنا
10- اچانک ہونے والے واقعے کو جان لینا
11- ہرنی کا شکایت کرنا
12- خوابوں کی سچی تعبیر بیان کرنا
13_ احکام کی ھدایت دینا
14_ دین و دنیا کی ہدایت دینا
15- جنات کا مشاہدہ کرنا
16_ اونٹ کا باتیں کرنا
17_ پتھر کا باتیں کرنا
18_ نباتات کا باتیں کرنا
19_ دنیا میں جنت و دوزخ پر مطلع ہونا
20_ لوگوں کے راز سے واقف ہونا ۔

سوال 26 :- دوسرا باب کس بیان میں ہے ۔؟

جواب :- دوسرا باب (انبیائے کرام کا منہج دعوت)
اس میں پانچ فصلیں ہیں ۔
فصل اول (توحید)
فصل ثانی (عقیدہ آخرت کی دعوت)
فصل ثالث (اصلاح و تربیت)
فصل رابع (برائی سے روکنا)
فصل خامس (انبیاء کرام کی مشترکہ دعوت)

سوال 27 :- تیسرا باب کس بیان میں ہے ۔ ؟

جواب :- تیسرا باب (دعوت نوح کا منہج)

سوال 28 :- دعوت نوح کی تین بنیاد کتنی چیزوں پر ہے ۔ ؟
جواب :- دعوت نوح کی تین بنیادیں چیزیں ہیں
1 :- دعوت توحید 2 :- رد شرک 3 :- اخوت و مساوات ۔
دعوت توحید :- حضرت نوح علیہ السلام 40 برس کی عمر میں مبعوث فرمائے گئے ۔ آپ نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی لیکن آپ کی قوم نے انکار کر دیا ۔

رد شرک :- سب سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم نے شرک کا ارتکاب کیا آپ نے انہیں سمجھایا لیکن انہوں نے راہ فرار اختیار کی ۔

اخوت و مساوات :- انسان کی فلاح و کامیابی اس میں ہے کہ وہ اپنے آپ کو کسی سے بہتر نہ سمجھے ۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے حق پر نہ آنے کی وجہ یہ بھی تھی کہ یہ لوگ اپنے آپ کو حضرت نوح سے بہتر سمجھتے تھے ۔

سوال 29 :- تیسرے باب میں فصل ثانی کس بیان میں ہے ۔ ؟

جواب :- فصل ثانی (دعوت نوح کا اسلوب) ہے ۔

سوال 30 :- دعوت نوح کا اسلوب کتنی چیزوں پر تھا ۔ ؟

جواب :- دعوت نوح کا اسلوب تین چیزوں پر تھا ۔
1 :- شفقت بھرا انداز 2 :- انداز دعوت میں وسعت
3 :- غور وفکر کی ترغیب۔

سوال 31 :- تیسرے باب میں فصل ثالث کس بیان میں ہے ۔ ؟

جواب :- تیسری فصل (حضرت نوح علیہ السلام کی ثابت قدمی ہے)
دعوت نوح میں ثابت قدمی تین چیزوں پر ہے۔
1 :- مسلسل کوشش 2 :- معاملہ اللہ کے سپرد کرنا
3 :- اللہ پر توکل ۔

سوال 32 ؛- انبیاء کرام کو کیسے پتا لگتا ہے کہ وحی لانے والا فرشتہ ہی ہے شیطان نہیں ؟

جواب ؛- انبیاء کرام ظاہری طور پر عام بشر کی طرح ہیں لیکن حقیقتاً انکے حواس عقل اور ادراکات ہرگز غیر نبی کی طرح نہیں ہوتے ، بلکہ اس سے کہیں زیادہ مضبوط و قوی ہوتے ہیں ۔
چنانچہ ؛ امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :- نبی کے لیئے ایک ایسا وصف ہوتا ہے جس کی مدد سے وہ فرشتوں کو ملاحظہ فرمالیتے ہیں ، انہیں اصل صورۃ میں دیکھ لیتے ہیں اور نبی اپنی اس صفت کے ذریعے خواب یا بیداری کے عالم میں علوم غیبیہ جان لیتے ہیں ۔

سوال 33 :- چوتھا باب کس بیان میں ہے اور حضور پاک کی دعوت کا فیضان کتنے برس سے جاری ہے ۔ ؟

جواب :- چوتھا باب : آخری نبی کی نیکی کی دعوت کے بارے میں ہے :
حضور صلی اللہ علیہ السلام نے 23 برس کے عرصے میں دعوت دین کے مشن کو کامیابی تک پہنچایا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دین کا فیضان ڈیڑھ ہزار برس گزرنے کے بعد بھی جاری ہے۔

سوال 34 :- دعوت محمدیہ کے تحت بیان کردہ منہج کے کتنے اور کونسے مباحث ہیں ۔؟

جواب :- بنیادی طور پر دعوت محمدیہ کے منہج دو مباحث ہیں ۔
1 :- تدریج 2 :- تعلیم و تربیت
تدریج میں دو فصلیں ہیں ۔ 1 :- دعوت دین میں تدریج
2 :- احکام شرعی میں تدریج ۔
تعلیم و تربیت میں بھی دو فصلیں ہیں ۔
1 :- غیر مستقل تعلیم 2 :- مستقل تعلیم و تربیت ۔

سوال 35 :- تدریج کا مطلب بیان کریں اس میں ذکر کردہ فصلیں بیان کریں ۔ ؟

جواب :- تدریج کا لغوی معنی :- مرحلہ وار آگے بڑھنا ۔ یہ قدرت کا ایک ایسا متفقہ اصول ہے جو عالم تخلیق میں بھی جاری ہے اور عالم تشریع میں بھی بلکہ دنیا میں ہر چیز اسی اصول کے تابع ہے ۔
تدریج پر دو فصلیں ملاحظہ ہوں۔
فصل اول : دعوت دین میں تدریج ۔ فصل ثانی : احکام شرع میں تدریج ۔

سوال 36 :- سر زمین ہند کے رہنے والے کہاں جاکر عبادت کرنے کو اچھا خیال کرتے ۔ ؟

جواب :- جس وقت آپ صلی اللہ وسلم کو دعوت دین کا حکم ہوا اس وقت سرزمین مکہ کفر و شرک کا گڑھا اور بت پرست قوموں کا مرکز تھی حتی کہ سر زمین ہند کے رہنے والے یہاں آ کر عبادت کرنے کو اچھا خیال کرتے تھے۔

سوال 37 :- دعوت دین کا پہلا دور بیان کریں نیز اس میں کتنے مبلغ بنے ۔ ؟

جواب :- پہلا دور :- نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ابتدا تین سال خفیہ دعوت دی اس کا سلسلہ حضور کے گھر سے ارقم بن ابی ارقم کے گھر منتقل ہوگیا۔ اس مرحلے میں چالیس لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اور 40 مبلغ و داعی بنے ۔
دعوت کے اس مرحلے کو (مرحلہ ارقمیہ) بھی کہہ سکتے ہیں اس کے بعد یا ایھا المدثر , قم فانذر جائے یا آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

سوال 38 :- دعوت دین کا دوسرا دور بیان کریں ۔ ؟

جواب :- دوسرا دور :- دعوت کے اس مرحلے میں حضور کو اعلانیہ کا حکم ہوا۔ حضور نے پہلے اپنے قرابت داروں اور پھر دیگر افرامکہ کو نیکی کی دعوت پیش کی اس سے کئی لوگ مسلمان ہوئے اور اس سعادت سے محروم رہے ۔
آیت :- فاصدع بما تؤمر و اعرض عن المشرکین (سورہ حجر)
2 :- وانذر عشیرتک الاقربین۔

سوال 39 :- دعوت دین کا تیسرا دور بیان کریں ۔ ؟

جواب :- تیسرا دور :- کفار مکہ نے بنو ہاشم کا سوشل بائیکاٹ کردیا اور یہ حضرات شعب ابی طالب میں تین سال تک محصور کیے گئے لیکن اللہ پاک نے اس وقت نیکی کی دعوت کا سلسلہ انصافی تجسّس کی بنیاد پر غیر لفظی بلاغ کے ذریعے جاری رکھا۔ لوگ حضور صلی علیہ وسلم تک پہنچ جاتے پھر جن کے نصیب میں دولت ایمان ہوتی وہ ایمان لاتے اور جو محروم ہوتے وہ اپنے علاقے میں جا کر ذکر کرتے یوں اللہ پاک نے اپنے محبوب کی دعوت کو عام کیا۔

سوال 40 :- دعوت دین کا تیسرا دور بیان کریں ۔ ؟

جواب :- چوتھا دور :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکے والوں کو 10 سال دعوت حق پیش فرماتے رہے لیکن انھوں نے قبول کرنے کے بجائے ظلم و ستم کے بازار گرم کیئے اور ابوطالب کی وفات کے بعد کفارمکہ نے حضور علیہ السلام کو ایذاء کے لیے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا،ان حالات میں جب حضور نے محسوس فرمایا کہ یہاں اسلام کا شجرہ لگانا مشکل ہے تو آپ نے طائف کا سفر اختیار کیا وہاں کے بد قسمت لوگوں نے اوباش لڑکوں کو مذاق اور پتھر برسانے کی تحریک دی جس کے سبب حضور کے پاوں مبارک خوں آلود ہوئے آپ نے کچھ دن بعد واپسی کا سفر اختیار کیا، مقام نخلہ میں کچھ قیام فرمایا، صبح کے وقت جنات آپکی تلاوت سن کر مسلمان ہوئے اور واپس مبلغ بن کرلوٹے ۔

سوال 41 :- دعوت دین کا پانچواں دور بیان کریں ۔ ؟

جواب :- پانچواں دور :- تبلیغی دور کے بعد جب حضور علیہ السلام مکے پہنچے تو حج کے مہینے شروع ہوچکے تھے اس بار پھر آپ نے دور دراز دور دراز سے آنے والوں کو دعوت حق پیش کی آپ کے ہمراہ جناب صدیق اکبر اور مولی علی پاک رضی اللہ عنہما تھے لیکن ان بد قسمتوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا، البتہ آنے والوں کے ذریعے دعوت دین کا پیغام برائے حیرت اور تجسّس انکے علاقوں تک پہنچا جس کا مستقبل میں فائدہ ہی ہوا ۔

سوال 42 :- دعوت دین کا چھٹا دور بیان کریں ۔ ؟
جواب :- چھٹا دور :- دس سال کی جدو جہد کے نتیجے کی ابتداء نبوت کے گیارویں سال منی میں مقام عقبہ سے ہوتی ہے جب حضور علیہ السلام نے حاجیوں پر دعوت اسلام پیش فرمائی تو مدینہ منورہ کے رہنے والے خوش نصیبوں نے حضور کی بارگاہ میں آکر اسلام قبول کیا پھر اگلے سال اسی مقام پر بارہ لوگوں نے قبول اسلام کیا اور حضور کی بیعت کی اور واپسی میں انہوں نے ایک معلم ساتھ بھیجنے کی درخوست کی اس پر حضور نے اپنے تربیت یافتہ صحابی مصعب بن عمیر کو انکے ساتھ روانہ کیا یہ مدینے کے سب سے پہلے معلم ہیں ۔ ایک سال بعد نبوت کے تیرہویں برس اسی مقام پر ایک سو بہتر 172 لوگوں نے حضور کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ۔ انہیں ایام میں حضور نے مکی مسلمانوں کو ہجرت کا حکم دیا اور کچھ عرصے بعد آپ خود بھی تشریف لے گئے ۔

سوال 43 :- تدریج کن میں ہوتی ہے اور ان میں ہے بارے میں کچھ بتائیں ۔؟

جواب :- احکام شرع میں تدریج :
جس طرح حضور پاک کی حلوت دین میں تدرج نظر آتی ہے اسی طرح یہ تدریج بعض احکام بھی جاری ہوئی ۔ مسلمان یکبارگی تمام احکام کے مکلّف نہیں ہوئے ۔ تدریج ایسے احکام کے نزول میں جاری ہوئی جو از قبیل عبادات تھے
تاکہ لوگ آہستہ آہستہ انکے عادی ہوجائیں
اسکے علاوہ ضروریات دین جو از قبیل عقائد ہیں ان میں تدریج واقع نہیں ہوئی ، بلکہ ابتداء انہیں قبول کرنے کی حلوت دی گئ
مثلا ، اللہ پاک کو وحدہ لا شریک ماننا ، اور اسے مستحق عبادت جاننا ،، اسی طرح اور وہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے انکا حکم بھی بیک وقت نازل ہوا مثلا ، صلہ رحمی ، زنا ، وغیرہ

سوال 44 :- نماز کی فرضیت کے دونوں مرحلے بیان کریں ۔؟
جواب :- نماز کی فرضیت دو مرحلوں پر ہے ،
-1- جب اللہ پاک نے دعوت دین کا حکم دیا اسی کے ساتھ قیام اللیل کا بھی حکم دیا ، آیۃ ، یا ایھالمدثر قم اللیل الا قلیلا
-2- معراج کیرات پانچوں نمازوں کا تحفہ ملنا ، آیۃ ، اقم الصلوۃ لدلوک الشّمس الی غسق اللیل ، ابتداء میں انکو نماز میں کلام کرنے کی ممانعت نہیں تھی یہ ممانعت ہجرت کے بعد واقع ہوئی ،

سوال 45 :- روزے کی فرضیت اور شراب کی حرمت بیان کریں نیز حضور پاک پہلے کونسے روزے رکھا کرتے۔؟

جواب :- روزے کے تدریجی احکام :- مجموعی طور پر روزے کی حالت تین مراحل پر مبنی ہے ۔
پہلا مرحلہ -- رسول پاک جب مدینہ آئے تو ہر تین دن اور دس محرم کو روزہ رکھتے ۔
دوسرا مرحلہ :- ابتداء ہر کسی کو روزے اور فدیے میں اختیار تھا البتہ روزہ افضل تھا،، آیۃ یا ایھاالذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب ، الخ ۔
تیسرا مرحلہ -- فدیے کا اختیار شیخ فانی تک محدود کردیا ، لیکن مریض و مسافر کو ایام صحت میں روزہ رکھنے کی رخصت ملی ، آیۃ ، شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ، الخ ۔

ابتدا افطار کے بعد جو کھانا ہو کھا لیا جاتا ایک بار آنکھ لگنے کے بعد دوبارہ دو رزہ شروع ہوجاتا پھر اس میں تخفیف کر دی گئ۔

شراب کی تدریجی حرمت تین مرحلوں میں :-
پہلا مرحلہ :- ابتدا اللہ پاک نے اس بات کو بیان فرمایا شراب کی تجارت سے ظاہرا جو نفع یا سرور حاصل ہو رہا ہے اس ظاہری نفع سے زیادہ اس کے پوشیدہ نقصانات ہیں اس تنبیہ کے بعد بعض حضرت شراب سے رک گئے۔
آیت : یسئلونک عن الخمر والمیسر الخ
دوسرا مرحلہ :- جو حضرات شراب سے دور نہیں ہوئے تھے ان میں سے ایک نے نماز میں لا اعبد ما تعبدون کو اعبد ما تعبدون پڑھا تو رب تعالی نے نشے کی حالت میں نماز کے قریب جانے سے منع کر دیا۔
آیت :- لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ الخ
تیسرا مرحلہ :- نشے کی حالت میں نماز سے رکنے کا حکم آیا تو بعض حضرات مکمل رک گئے اور بعض نماز کے اوقات میں شراب نوشی چھوڑ دیتے اور عشا و فجر کے بعد شراب نوشی کرتے اگلی نماز تک وقفہ طویل ہونے کی وجہ سے خمار اتر جائے گا اسی دوران شراب کی وجہ سے ایک صحابی کا واقعہ رونما ہوا جس میں ایک صحابی رسول شدید زخمی ہوگئے اس کے بعد شراب بالکلیۃ حرام قرار دیا گیا ۔
آیت :- یا ایھاالذین انما الخمر والمیسر الخ (سورہ مائدہ 91)ئ

سوال 46 :- اسلام کے شروع میں خواتین کی تعلیم و تربیت کا نظام بیان کریں ۔؟

جواب :- خواتین کی تعلیم و تربیت :- حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم کا بھی سلسلہ فرمایا ۔ خواتینِ اسلام مسجد نبوی میں صفۃ النساکے مقام پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ و نصیحت میں حاضر ہوتیں اس کے علاوہ خواتین حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہفتے میں ایک مخصوص دن حاضر ہوتیں نیز حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم حاصل کرکے ازواج مطہرات بھی انکی خواتین کی تعلیم و تربیت فرماتیں ۔

سوال 47 :- صحابہ کرام کے کردار سے عمل نظر آتا تھا اسکی 2 مثالیں پیش کریں ۔؟

جواب :- ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے گانوں کی آواز سن کر کانوں میں انگلیاں داخل کر لیں جب آواز آنا بند ہوئی تو انگلیاں باہر نکال کر ارشاد فرمایا : میں نے رسول اللہ کو اس طرح کی آواز پر ایسا کرتے دیکھا۔

2 :- حضرت صفوان بن امیہ نے کھانا منگوا کر حضرت عمر کے سامنے رکھا آپ نے فقراء اور غلاموں کو بلایا اور فرمایا :- اللہ پاک اپنی رحمت سے ان لوگوں کو دور کرے جو فقرا کے ساتھ کھانے کو برا سمجھیں ۔

سوال 48 :- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا نفسیات کے متعلق واقعہ لکھیں ۔؟

جواب :- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ جب مقوس بادشاہ کے پاس پہنچے تو اس نے آپ سے کہا :- اپنے صاحب کی حالت بیان کریں ؟ آپ نے فرمایا : وہ اللہ پاک کے نبی اور اس کے رسول ہیں ۔ مقوس نے کہا : انہوں نے تکلیفوں کے باوجود اپنے نبی پر بد دعا کیوں نہیں کی ۔ آپ نے فرمایا : حضرت عیسی ابن مریم کے بارے میں آپ خود کہتے ہیں : وہ اللہ کے رسول ہیں ۔ جب ان کی قوم نے سولی دینا چاہی تو آپ نے بد دعا کیوں نہیں کی ۔ مقوس نے کہا : تم نے اچھا جواب دیا تم حکیم ہو اور حکیم کے پاس سے آئے ہو۔

سوال 49 :- چھٹا باب کس بیان میں ہے اور اس میں کتنی فصلیں ہیں ۔ ؟
جواب :- چھٹا باب (مجددین کا منہج دعوت) ہے ۔
اس کی دو فصلیں ہیں ۔
1 :- عقائد و نظریات کی تجدید ۔
2 :- اخوان المسلمین کی تجدید ۔

(فصل اول) عقائد و نظریات کی تجدید ۔
عقائد میں خرابیوں کو مجددین نے 3 طرح دور کیا ۔
1 :- تحریر 2 :- مناظرہ 3 :- تقریر ۔

تحریر :-
1 :- عمر بن عبد العزیز اسلام اسلام کے سب سے پہلے مجدد ہیں آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ خلافت اسلامیہ کو خلافت راشدہ کے طرز پر عہد صدیقی و عھد فاروقی کو دنیا بھر میں واپس لائے تھے ۔
اسی وجہ سے آپ کا زمانہ خلافت راشدہ کہلاتا ہے ۔

2 :- امام غزالی پانچویں صدی ہجری کے مجدد ہیں آپ نے فلاسفہ کا رد کیا ۔

3 :- امام جلال الدین سیوطی نویں صدی ہجری کے مجدد ہیں آپ نے رسول پاک کے والدین کے ثبوت میں چھ کتابیں تصنیف فرمائیں۔

مناظرہ :- امام ابو العباس سریج شافعی تیسری صدی ہجری کے مجدد ہیں آپ نے فرقہ ظاہریہ کے رد کے لیے محمد بن داؤد ظاہری سے مناظرہ کرکے اسے خاموش کرا دیا۔

2 :- امام فخر الدین رازی چھٹی صدی کے مجدد ہیں آپ نے ہر طرح باطل نظریات کا رد کیا خصوصا معتزلہ کا ۔

سوال 50 :- احوال مسلمین کو ٹھیک کرنے کے لیے مجددین نے کتنے ذرائع اختیار کیئے ۔ ؟

جواب :- احوال مسلمین کے لیے مجددین نے تین ذرائع اختیار کیئے ۔
1:- تحریر و تصنیف
:- حضرت عمر بن عبد العزیز نے نماز کی سستی کرنے والوں کے لیئے عُمال کی جانب خط لکھ کر تنبیہ کرتے ۔
:- آپ ہی نے سب سے پہلے تدوین حدیث کا کام شروع فرمایا ۔
:- مجدد الف ثانی نے ہند میں آ کر مختلف موضوعات پر کتابیں لکھ کر لوگوں کی اصلاح کی ۔

2 :- وعظ و نصیحت :- غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی پانچویں صدی ہجری کے مجدد ہیں آپ نے تصنیف و تدریس کے ساتھ خلق کثیر کو بیان کے ذریعے بھی فیضیاب کیا اور آپ نے بے علم صوفیوں کے احوال کی بھی اصلاح فرمائی۔
اسی طرح ملا علی قاری اور عبدالقادر بدایونی نے بھی لوگوں کی وعظ و نصیحت سے اصلاح فرمائی۔

3 :- درس و تدریس ۔
امام محمد بن سیرین آپ پہلی صدی ہجری کے مجدد ہیں آپ سے بہت سے علم حاصل کرنے والوں نے فائدہ اٹھایا ۔
حضرت عطاء بن ابی رباح آپ بھی پہلی صدی ہجری کے مجدد ہیں استاد عبد اللہ بن عباس کے وصال کے بعد مسجد حرام میں تدریس کا سلسلہ آپنے جاری رکھا جس میں کثیر طلبا نے علم حاصل کیا ۔
حضرت عبدالباقی زرقانی آپ گیارہویں صدی ہجری کے مجدد ہیں ہیں آپ نے بھی علم دین کا سلسلہ کیا ۔

سوال 51 :- چند مجددین کے نام اور انکی ہجری بھی بیان کریں ۔ ؟

جواب :- 1 -- حضرت عمر بن عبد العزیز 1 ہجری
2 -- ابن سرین 1 ہجری
3 -- عطا بن رواحہ 1 ہجری
4 -- ابو العباس سریج شافعی 3 ہجری
5 -- غوث اعظم 5 ہجری
6 -- امام غزالی 5 ہجری
7 -- امام فخر الدین رازی 6 ہجری
8 -- امام جلال الدین سیوطی 9 ہجری
9 -- شاہ عبد الحق محدث دہلوی 10 ہجری
10 -- مجدد الف ثانی 11 ہجری
11 -- امام فخر الدین رازی 6 ہجری
12 -- عبد القادر بدایونی 13 ہجری
13 -- امام اہلسنت امام احمد رضا خان 14 ہجری
14 -- (امیر اہلسنت مولانا الیاس قادری 15 ہجری)

امام زفر کی علم فقہ سے محبت کے متعلق علماء فرماتے ہیں :
امام زفر فقہ کو ایسے یاد کرتے تھے جیسے قرآن کو یاد کیا جاتا ہے --

(اخبار ابی حنیفہ ج 1 ص 111)

کتبہ : نیاز رضا عطاری
تمت بالخیر بفیضان المرشد الکریم
27/02/23